ادارہ

مکتوب مولانا محمد عیسیٰ منصوری* (لندن)

بخدمت گرامی جناب سید محمد کفیل بخاری/عبداللطیف خالد چیمہ صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ بندہ کی مزاجی ساخت اور طبیعت ایسی واقع ہوئی ہے کہ احرار سے زیادہ مناسبت پاتا ہوں۔ پاکستان کے حالات پر طبیعت کڑھتی ہے۔ ہر طرف تاریکی و مایوسی بڑھ رہی ہے مگر ایک مومن کو ایسے ہی حالات میں اللہ سے امید ہوتی ہے۔ بار بار خیال آتا ہے کہ اُس سرزمین (پاکستان) کے مزاج وطبائع کے لیے احراری جذبہ وجوش زیادہ مناسب ہے۔ احرار کی آزادی سے پہلے نہایت تابناک اور سنہری تاریخ ہے۔ ان مٹھی بھر اللہ کے قلندروں نے انگریز، مرزائی، لیگی ٹوڈی، خضر حیات وسکندر حیات اور نامعلوم کتنی باطل طاقتوں اور فتنوں کا بے جگری سے مقابلہ کر کے سرفروشی کی لازوال تاریخ رقم کی۔ اس گروہ احرار کا شعار اقبال کی زبان میں ''وسعتِ افلاک میں تکبیر مسلسل تھا''، پتانہیں آزادی کے بعد کیوں اپنی ہمہ جہتی جدوجہد ختم کر کے محض ختم نبوت تک منحصر ہوگئی؟ (غالبًا کارکنوں کو بعض لیگی ملحدوں کے انتقام وغیظ وغضب سے بچانا ہوگا؟) (۱)

الحمدللہ ادھر چند سالوں سے یہ بکھری ہوئی طاقت بھی یکجا ہونی شروع ہوئی ہے لیکن وقت تیزی سے گزر رہا ہے۔ یہ پیغام انتہائی شمال ومغرب میں وسیع ہونا چاہیے کہ پنجاب کی سرزمین میں وفا کم ہی ہے۔ دوسرے دنیا کے گلوبل ویلج بن جانے کے سبب مقامی شیاطین کو دنیا بھر کے شیاطین کی سپورٹ حاصل ہوگئی ہے۔ اسلام کا غم رکھنے والوں کے لیے بھی ضروری ہے۔ اس نہج (عالمگیریت) کو اپنائیں۔ مگر افسوس اس کی اہلیت کے لوگ تیار نہیں کیے جارہے ہیں۔ جس کی وجہ سے عالمی شیاطین متحد ہوکر ایک ایک جگہ کے اہل ایمان کو پچھاڑ کر ختم کرنے میں کامیاب ہورہے ہیں۔ کبھی کبھی پاکستان کے حالات پر سوچتا ہوں کہ پاکستان کو صرف احراری جذبہ ہی بچاسکتا ہے۔ یعنی ''خود آگاہ خدابین وخدامست'' نہ کہ سیاسی اقتدار کا چسکہ لگے لوگ نہ خاک کی آغوش میں تسبیح ومناجات کے شیدائی، نہ مدارس وجامعات کے قرون وسطیٰ کے پس منظر کے تیار کردہ نصاب کا رٹا لگانے والے لیکن کہیں ٹیم کی تیاری کی طرف توجہ نہیں دی جارہی۔ ضرورت ہے کہ امت کے تمام طبقات کو آواز دی جائے۔ خاص طور پر نئی نسل کو اور آخری دور کے نبوی (ﷺ) ہدایت کے مطابق (**علیکم بانفسکم**)

---

* چیئرمین ورلڈ اسلامک فورم لندن

(۱) لیگی حکمرانوں کے انتقام سے بچانا ہی مقصود تھا۔ ۱۹۵۱ء میں قادیانی سر ظفر اللہ کی قیادت میں پاکستان کے اقتدار پر قبضہ کرنے کی سازشوں میں مصروف ہوگئے۔ اب بھی پاکستان میں یہی صورتِ حال ہے۔ (ادارہ)

کی بازی لگادینے کا وقت آ گیا ہے۔ختم نبوت کا کام تو ہر صاحبِ ایمان کا ہے۔احرار کے لیے صرف یہی شعار یا اختصاص مناسب نہیں۔ ویسے یہ بات آج تک سمجھ میں نہ آسکی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے خانوادہ کو باہر رکھا جائے۔ضرور کہیں چوک ہوئی ہے یا نوکر شاہی کی کارستانی (۱) شاہین کی نگاہ اصل شکار پر رہنی چاہیے۔ بلند نگاہی کے ساتھ بے لوثی، جذبۂ حریت ، بے جگری، تونگری کی جگہ قلندری یہی تو احرار کی متاع گم گشتہ ہے۔ان صفات کے حامل لوگ ہی پاکستان کو بچا سکتے ہیں جو تیزی سے اسلام کے بجائے صیہونی و صلیبی شیاطین کا قلعہ بنتا جا رہا ہے۔

روانی میں جانے کیا لکھ گیا۔ اصل تو آپ حضرات کو مبارک باد دینی تھی۔اپریل کے ’’نقیبِ ختم نبوت‘‘ کے شمارے میں آپ دوستوں کی کارکردگی دیکھ کر امید کے چراغ کی لَو تیز ہوئی ہے۔خدا کرے جلد یہ شعلہ جوالہ بن جائے۔ بندہ نے ایک خاص موضوع پر آج کل میں ہی ایک مضمون لکھا ہے۔میرے نزدیک یہ وقت کا نہایت اہم سوال و چیلنج ہے۔ اس پر کسی طور مباحثہ کی ضرورت ہے۔اگر پسند آجائے تو ’’نقیبِ ختم نبوت‘‘ میں دے سکتے ہیں۔بندہ کی جانب سے حضرت سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم ، مولانا محمد مغیرہ اور حاضرین کی خدمت میں سلام مسنون، دعا کی استدعا۔

فقط والسلام

محتاجِ دعا

محمد عیسیٰ منصوری

---

(۱) مولانا کا تجزیہ درست ہے۔(ادارہ)